

فغانِ محسن

مصنفہ

حضرت علامۃ العصر حسان الہند مولانا مولوی محمد حسن صفا

کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام احقر العباد محمد حسن

دیرانوار المطابع لکھنؤ مطبوعہ گروہ

فغانِ محسن

۱۲۸۹ھ

یہ سنوی سچی سہروردی اور پرانی محبت کا فوٹو ہے۔ حضرت محسنؒ کے ایک دوست پر سرکاری معاملہ میں گرفت ہوئی حسین اندیشہ تھا کہ ان کی عزت و آبرو میں فرق آئے حضرت محسنؒ اپنے دوست کی پریشانی و اضطراب کا صدمہ نہ اٹھا سکے بیمار ہو گئے۔ جب خدا کے فضل سے وہ معاملہ مدت گذشت ہو گیا۔ حضرت محسنؒ کو بھی صحت ہو گئی۔ بعد صحت یہ سنوی لکھی جو نظر ثانی سے محروم ہے۔

— x o o o x —

ایہ بیٹھے بٹھائے مجھے کیا ہوا

ترپنے لگا دل اُچھلنے لگا

زمین تک مرے آنسو آنے لگے
 فلک تک مرے نالے جانے لگے
 جگر میں تپش لب پیہیوں ہر کیوں
 مجھے آپ ہی آپ اُلجھن ہے کیوں
 مری چشم ترکا یہ کیا حال ہے
 کہ دامن سے تا آستین لال ہے

مرا زنگ فق ہوتا جاتا ہے کیون
 بدن خود بخود سنسنا تا ہے کیون
 سبب کیا کہ میں سُرو دھنے لگا
 ہوا کیا کہ میں تن کے چنے لگا
 ہنسی میں مرے آنسو بہنے لگے
 مجھے لوگ سودائی کہنے لگے

نیا راگ لائی مری بی کسی

چھٹا دیس خنگل کی دُھن ہو گئی

مرے مُنہ پہ زردی سی کیون چھا گئی

چمن مین مرے کیون خزان آگئی

پینے بھی دیکھے نہ کھتے ہوے

ہے گہرا ہٹ اتنی مجھے کس لیے

کڑی اپنے ہاتھوں اٹھانے چلا
کھلے بندین قید خانے چلا

جہن سے مجھے شوق صحرانہ ہوا
نئے رنگ کا مجھ کو سودا ہوا
خزان آئے تو دل کو کھٹکانہین

ہمارے تو مجھ کو پروا نہین

طیب آئین بالین پہ تو دم گمٹیں
 مری نبض دکھیں تو نبضیں جھٹیں
 کوئی قصد لے یا نہ اثر تک نہ ہو
 کوئی تیجھنے دے یا نہ خبر تک نہ ہو
 عجب طرح کا ہے یہ دیوانہ پن
 ہی شوق خموشی نہ ذوق سخن

اگر بے محل گفتگو کی ٹھنی

بلا نطق کو خلعتِ سوسنی

خوشی ہوئی اگر بجائے سخن

بلا نالہ کو سرمئی پیرہن

جو سوتے میں شب کو رہی بچکی

تو خواب پریشان سے نیند اُڑ گئی

جو دن کو یہی سوز باطن رہا

تو دن بھر مرا کیا بُرا دن رہا

خوش آتی نہیں اب مجھے کوئی شے

نہ دریا نہ گلشن نہ مینا نہ مے

نہیں کوئی سامان مجھے ساز دار

نہ ساقی نہ سطرَب نہ فصلِ بہار

کبھی سیری کیفیت ایسی نہ تھی

یہ شورش یہ سوزش یہ گرمی نہ تھی

نہ ایسی کبھی بیت راری ہوئی

نہ مجھ پر غشی ایسی طاری ہوئی

نہ آنکھوں کے پردے گلابی ہوئے

نہ تار آنسوؤں کے شہابی ہوئے

گھڑی بھرین مین ہو گیا گرد برد

ستم ہو غضب ہو کیلجے کا درد

نہ کیا کیا ہو س زندگانی کی تھی

مگر موت آنی جوانی کی تھی

کوئی دم مین دم ہی نکلتا ہو آج

کیلجہ مرا کوئی ملتا ہو آج

جلی آتی ہیں چکیاں دبدم

مجھے یاد کرتے ہیں اہل عدم

اندھیرا مری آنکھوں میں چھا گیا

جبین پر تو دیکھو عسرق آگیا

ترپنے مجھے دو نہ بولو ذرا

مرے ہاتھ اور پاؤں کھو لو ذرا

نہ اللہ مجھ کو سنبھالے کوئی

مرے مُتھد میں پانی نہ ڈالے کوئی

سکرو حی یارون کو دکھلاؤں میں

کہ بوہو کے غنجہ سے اُڑجاؤں میں

میں کس واسطے خاطر آزار ہوں

کسی کے دل و دوش کا بار ہوں

ہو آنکھوں سے آبِ روان ہو جزن

اسی میں نہاؤں وہی ہو کفن

مرے فاتحہ کو نہ آئے کوئی

جنازہ نہ میرا اٹھائے کوئی

نہ قل ہو نہ پھول اور نہ میلہ رہے

مرامردہ سب سے اکیلا رہے

۱۴ آبِ روان ایک قسم کپڑے کی ہو ۱۵

نہ شمعِ محسوس کا بھی آنسو ہے
 فقط بیکسی محسوس کو روتی رہے
 خفا کر کے محسن نہ پھیریں مجھے
 فرشتوں سے کہہ دو نہ گھیریں مجھے
 سمجھتا نہیں میں حساب و کتاب
 یہ رکھتا ہوں اک مختصر سا جواب

زمین نے کیا کچھ نہ جانا کبھی
 مگر جسدہ آستانِ نبیؐ
 خطابش بدیوانگہ پیریا
 جیبِ خدا شرفِ انبیا
 ز اسمائے اوروزامید و بیم
 شفیعِ متاعِ نبیؐ کریم

NOT TO BE ISSUED

اگر آپ کو عمدہ کتابوں کا اور اردو کے

مشہور مصنفین کے تصانیف دیکھنے کا شوق ہو

تو ہماری فہرست کتب مفت طلب

فرمائے

محمد حسن مالک انوار المطابع لکھنؤ

